قیمت سالانہ اٹھارہ روپے
ماہوار ڈیڑھ روپیہ

نمبر ۱۴۶	۲۱ جون ۱۹۴۷ء	یکم شعبان ۱۳۶۶ھ	۲۱ ماہ احسان ۱۳۲۶ ھش	جلد ۳۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ تا حال کان کی تکلیف رفع نہیں ہوئی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے دعائے صحت کی جائے۔

ملفوظات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک تازہ رؤیا

فرمودہ ۱۹ ؍ اپریل ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب

مرتبہ۔ چودہری فیض احمد صاحب گجراتی

فرمایا۔ دو دن ہوئے میں نے ایک رؤیا دیکھا تھا (یعنی سولہ سترہ اپریل کو) وہ میں دوستوں کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں میں نے دیکھا کہ میں ایک کوٹھے پر ہوں۔ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔ میں نیچے اترنے کے لئے سیڑھیوں کی طرف گیا۔ میں جب سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا۔ اس وقت میں نے سیڑھیوں میں ایک شخص کو دیکھا۔ وہ شخص مجھے منافق معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جب میں نیچے اترنے لگا۔ تو اس نے کسی دوسرے آدمی کو آواز دی کہ گرا دو۔ یا یہ کہا کہ دھکا دے دو۔ مگر میں نے اس کی پروا نہ کی۔ اور سیڑھیوں سے نیچے اتر گیا۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایک برآمدے میں رسی باندھ کر اس پر پردہ لٹکایا گیا ہے۔ اور پردے کے دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے ہیں۔ اور لوگ ملاقات کر رہے ہیں میں نے ذرا سا پردہ ہٹایا تو مجھے آپ کی شکل نظر آئی۔ مگر میں نے اس وقت اندر داخل ہونا مناسب نہ سمجھا۔ کیونکہ میں نے خیال کیا کہ پہلے یہ لوگ ملاقات کر لیں۔ میں بعد میں مل لونگا۔ یہ سوچ کر میں آگے بڑھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہاں لوگوں کا ایک بہت بڑا ہجوم ہے۔ ان میں سے کچھ لوگ روسی معلوم ہوتے ہیں۔ اور کچھ تاشقند کے رہنے والے۔ کسی شخص نے مجھے ان کا تعارف کرانا شروع کیا۔ اور کہا یہ فلاں ملک کے لوگ ہیں۔ اور یہ فلاں ملک کے باشندے ہیں۔ اس کے بعد میں اور آگے بڑھ گیا اور اس ہجوم کو دیکھتا چلا جاتا ہوں۔ اس وقت مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا مکان کئی فرلانگ لمبا ہے۔ کچھ دور جا کر میں واپس لوٹا۔ واپسی پر مجھے ایک فقیر ملا۔ اس نے ایک لمبا ساچغہ نیلے رنگ کا پہن رکھا تھا۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کچھ گستاخانہ الفاظ کہے میں نے وہ الفاظ سنکر اس کا کان پکڑ لیا۔ اور کہا تمہاری یہ بات ایسی ناپسندیدہ ہے۔ کہ ایک مسلمان کی حیثیت سے نہیں ایک ہندو کی حیثیت سے نہیں۔ ایک عیسائی کی حیثیت سے نہیں۔ بلکہ ایک ہندوستانی کی حیثیت سے مجھے یوں معلوم ہو رہا ہے۔ کہ تم نے ان الفاظ سے ہندوستان کی ہتک کی ہے۔ اور تم نے یہ نہایت ذلیل حرکت کی ہے۔ وہ فقیر یوں تو بڑا قومی آدمی معلوم ہوتا ہے مگر جب میں نے اسکا کان ذرا سا مروڑا تو یوں معلوم ہوا۔ جیسے اسکو بجلی کی کرنٹ Current کی

ایک اہم واقعہ کے متعلق القاء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ القاء ۱۸؍۶؍۴۷ کو مجلس علم و عرفان میں بیان کرتے ہوئے فرمایا:- کوئی دس بارہ دن کی بات ہے۔ کہ القاء ہوا

گیارہ اگست تک یا گیارہ اگست کو

نہ معلوم کس امر کے متعلق ہے۔ بہر حال ذات یا خاندان یا جماعت یا ملک یا قوم کے کسی اہم تغیر کی طرف اشارہ ہے اگست میں ہونے والے ایک تغیر کی نسبت اخباروں میں خبریں چھپ رہی ہیں۔ مگر وہ پندرہ اگست کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اگر اسی کیطرف اشارہ ہے۔ تو اس کے یہ معنی ہیں کہ پندرہ اگست سے پہلے ہی وہ تغیر ہو جائے گا۔ اور کوئی معاملہ ہے تو وقت پر انشاء اللہ ظاہر ہو جائیگا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

طاقت کا دھکا لگا اور وہ زمین پر گر کر بیہوش ہو گیا۔ اس کے بعد کسی اور شخص نے مجھے پانی لا کر دیا۔ یا میں نے خود پانی منگوایا۔ اور اس کے مُنہ میں ڈالا۔ تو وہ ہوش میں آگیا۔ پاس ہی سے کوئی شخص اس سے کہتا ہے اب تو پاک پانی تمہارے مُنہ میں ڈالا گیا ہے۔ اس لئے اب تو تم شُدھ ہو گئے ہو۔ اس کے جواب میں وہ فقیر کہتا ہے۔ ایسے پانی میں نے کئی دیکھے ہیں۔ گویا اسکی شرارت کی روح ابھی تک باقی ہے۔ اس کے بعد میں واپس اس طرف چلا آیا۔ جدھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے تھے۔ لیکن جب میں پہنچا تو معلوم ہوا۔ کہ آپ تشریف لے جا چکے ہیں۔

فرمایا۔ شدھ کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ

ہندوؤں کی طرف اشارہ

ہے۔ اور پھر رؤیا میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ بعض لوگ بلاوجہ مخالفت کرینگے۔ رؤیا میں میں اس شخص کا مذہب تو نہیں سمجھ سکا۔ مگر میں نے جو اس سے یہ کہا۔ کہ چاہے تمہارا کوئی مذہب ہو۔ مگر ایک ہندوستانی کی حیثیت سے تم نے یہ نہایت ہتک آمیز الفاظ کہے ہیں۔ اور تم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہیں بلکہ

ملک کی ہتک

کی ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ بعض اخلاقی جرائم ایسے ہوتے ہیں۔ جن کا تعلق کسی خاص مذہب یا فرقہ سے نہیں ہوتا ایک دفعہ کسی شخص نے مجھے ایک کتاب بہائیوں کی دی۔ میں جب اس کتاب کو پڑھ چکا۔ تو اس شخص نے مجھ سے پوچھا۔ اس کتاب کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا خیال کیا ہے۔ بس یوں سمجھ لو کہ میں نے اس کے پڑھنے میں اپنا وقت ضائع کیا ہے۔ وہ کہنے لگا اس میں کیا کوئی بری بات لکھی ہوئی ہے۔ میں نے کہا بری بات نہ لکھے ہونے کا کیا مطلب ہے۔ تم کوئی ایسا مذہب میرے سامنے پیش کرو۔ جس کی تعلیم یہ ہو کہ خدا کہتا ہے۔ جھوٹ بولو یا خدا کہتا ہے چوری کرو یا خدا کہتا ہے۔ ظلم کرو۔ کونسا ایسا مذہب ہے۔ جو یہ تعلیم دیتا ہو۔ کہ خدا نے چوری کا حکم دیا ہے۔ اس لئے اس مذہب میں داخل ہو جاؤ۔ یا خدا نے جھوٹ کا حکم دیا ہے۔ اس لئے اس مذہب کی بیعت کر لو۔ یا خدا نے حکم دیا ہے کہ ظلم کرو۔ اس لئے یہ مذہب سچا ہے اور اس میں داخل ہونا ضروری ہے۔ دنیا میں کوئی بھی تو مذہب ایسا نہیں جو اس قسم کی تعلیم دیتا ہو۔ پس معلوم ہوا کہ

جھوٹے مذاہب بھی

اسی قسم کی تعلیمات کو پیش کرتے ہیں۔ جن کو انسانی فطرت تسلیم کرتی ہے۔ لیکن ان تعلیمات میں اور سچے مذہب کی تعلیمات میں فرق یہ ہوتا ہے۔ کہ جھوٹے مذہب کی تعلیمات کی تفاصیل جھوٹی ہوتی ہیں۔ مثلاً ہر مذہب یہی کہیگا کہ سچ بولو۔ ہر مذہب یہی کہے گا۔ کہ چوری نہ کرو۔ ہر مذہب یہی کہے گا کہ ظلم نہ کرو۔ اور ہر مذہب یہی کہیگا۔ کہ ناجائز طریق سے کسی کا مال نہ کھاؤ۔ لیکن جھوٹے مذہب کی تعلیم کی جو تفصیل پیش کی جائیگی۔ وہ جھوٹی ہوگی ہاں

بعض بھنگی اور چرسی لوگ

اس قسم کے ہوتے ہیں۔ جو ان تعلیمات کے خلاف بھی بکنے لگ جاتے ہیں۔ مگر ان کے مُنہ سے نکلے ہوئے الفاظ ہر شخص کی نظروں میں مجنونانہ بڑ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ اور جب کوئی شخص اس قسم کی بات سنتا ہے۔ کہ فلاں بھنگی یا چرسی نے یہ بات یوں بیان کی۔ تو وہ اسی وقت اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ وہ نشئی آدمی ہے۔ نشے میں اگر اس نے یہ بکواس کر دیا ہوگا۔ اس قسم کے بھنگیوں اور چرسیوں کے پیرو بھی بھنگی اور چرسی ہی ہوتے ہیں۔ اور چونکہ وہ بھی

سوچنے اور سمجھنے کی اہلیت

نہیں رکھتے۔ اس لئے جیسا پیر ویسے ہی اسکو مرید بھی مل جاتے ہیں۔

مثل مشہور ہے

کہ کوئی بھنگی چرسی فقیر کہنے لگ گیا۔ کہ میں خدا ہوں۔ کچھ لوگ جو اسی کے ساتھ کے بھنگی چرسی تھے۔ اسے خدا ماننے لگ گئے۔ اس کو سجدے کرتے تھے۔ اور کہتے تھے یہی ہمارا خدا ہے۔ اور یہی ہمارا رب ہے۔ وہ دن کو گاؤں میں سے دودھ اور آٹا وغیرہ مانگ کر لے آتے۔ اور تکیے میں بیٹھے کھایا کرتے۔ اور خوب موٹے تازے ہو گئے تھے۔ گاؤں کا ایک زمیندار روز ان کی حرکات کو دیکھتا اور دل ہی دل میں ان کی حرکات اور فقیر کے خدائی کے دعوے پر پیچ و تاب کھا کر رہ جاتا۔ مگر چونکہ وہ سارے بھنگی

خوب ہٹے کٹے

تھے۔ زمیندار ان سے ڈرتا تھا۔ اور کچھ کہنے سننے کی جرأت نہ کرتا تھا۔ کچھ عرصہ تک وہ اس تاڑ میں رہا۔ کہ اگر مجھے موقعہ ملے تو میں فقیر سے دو ہاتھ کر لوں۔ آخر ایک دن اسے موقعہ مل ہی گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ خدائی کا دعویٰ کرنے والا فقیر اکیلا بیٹھا ہے۔ اور اس کے پیرو کہیں باہر چلے گئے ہیں۔ وہ جھٹ فقیر کے پاس جا پہنچا۔ اور بڑے ادب کے ساتھ گھٹنے ٹیک کر فقیر کے سامنے بیٹھ گیا۔ اور کہا حضور! میں نے سنا ہے کہ آپ خدا ہیں؟ فقیر نے یہ سمجھ کر کہ یہ ایک

نیا شکار

پھنسا ہے جھٹ کہہ دیا۔ ہاں میں خدا ہوں۔ اتنا کہنا تھا کہ زمیندار نے جھٹ اسکو گردن سے پکڑ لیا۔ اور مارنا شروع کر دیا۔ اور کہا میں ایک مدت سے تمہاری تلاش میں سرگرداں تھا۔ اور میں چاہتا تھا۔ کہ ایک دفعہ میری تمہاری ملاقات ہو جائے۔ تو میں تم سے نپٹ لوں۔ سو آج اتفاقاً میری تمہاری ملاقات ہو گئی۔ زمیندار نے ایک تھپڑ فقیر کے دائیں گال پر رسید کیا۔ اور کہا یہ تو بتاؤ تم نے ہی

میرے باپ کو مارا تھا

پھر دوسرا تھپڑ بائیں طرف لگایا اور کہا تم نے ہی میری ماں کو مارا تھا۔ پھر ایک لات اسکی کمر میں جمائی۔ اور کہا تم نے ہی میرے دادا کو مارا تھا۔ پھر ایک ہاتھ ناک پر لگایا اور کہا تم نے ہی میرے اکلوتے بیٹے کی جان لی تھی۔ آخر وہ فقیر اسکی مار سے عاجز آکر زمیندار کے سامنے گڑگڑایا۔ اور کہا خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو۔ میں خدا نہیں ہوں۔ اب دیکھو جب کوئی شخص غیر معقول باتیں کرتا ہے۔ تو اپنے دعوے کو دلائل سے ثابت نہیں کر سکتا۔ بلکہ اسے شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ اس قسم کی غیر معقول باتیں بھنگی چرسی ہی کرتے ہیں۔ کوئی

ہوش اور دماغ رکھنے والا انسان

اس قسم کی خلاف عقل باتیں نہیں کر سکتا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بھتیجا بھنگی چرسی تھا۔ وہ ایک دفعہ ایک نوجوان لڑکے کو اپنا چیلا بنا کر ساتھ لایا وہ لڑکا اس کا سالہ تھا۔ اور وہ اچھا خوبصورت اور وجیہہ نوجوان تھا۔ حضرت

قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

قادیان ۲۰ رماہ احسان۔ آج خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا ہے۔ کہ قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کی پہلی جلد جو دیباچہ (تقریباً تین سو صفحات) اور پہلے دس پاروں پر مشتمل ہے۔ طبع ہو کر تیار ہو گئی ہے۔ الحمد للہ۔ سردست دو ہزار جلدیں شائع کی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک ہزار جلدیں احباب جماعت کے لئے مخصوص تھیں۔ اور یہ سب جلدیں احباب اپنے لئے محفوظ کرا چکے ہیں۔ باقی ایک ہزار جلدیں مستشرقین اور دنیا کی بڑی بڑی لائبریریوں کو بھیجی جائیں گی۔ جس کی قیمت مخلصین جماعت ادا کریں گے۔ خود سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک سو جلدوں کی قیمت ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ابھی اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے مخلصین جماعت کے لئے موقعہ ہے۔ احباب جلد از جلد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے وعدے بھجوا دیں۔ ہدیہ فی جلد -/۲۵ روپے ہے۔

خلیفہ اول رضؓ نے جب دیکھا کہ میرا بھتیجہ اس نوجوان کے اخلاق بھی بگاڑ رہا ہے۔ تو انہوں نے ارادہ کیا۔ کہ جب مجھے موقعہ ملا۔ تو میں اس لڑکے کو سمجھاؤنگا آخر ایک دن موقعہ مل گیا۔ تو انہوں نے اس لڑکے کو سمجھانا شروع کیا۔ کہ تم کیوں اس بھنگی چرسی کے ساتھ رہ کر اپنی زندگی

تباہ و برباد

کر رہے ہو تمہیں اس کے ساتھ رہنے میں نہ تو دینی فائدہ ہے۔ اور نہ دنیوی۔ اور اگر کچھ عرصہ اور تم اس کے ساتھ رہے تو تمہارے اخلاق الگ بگڑینگے اور عاقبت کو الگ خراب کر بیٹھو گے اور ایسے بگڑو گے کہ پھر سنبھلنا ناممکن ہو جائے گا۔ آخر وہ لڑکا ان باتوں سے سمجھ گیا۔ اور کہا اچھا میں واپس چلا جاتا ہوں۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے اسکو کرایہ دیا۔ اور فرمایا تم واپس چلے جاؤ اور جا کر کوئی کام کرو۔ وہ لڑکا چلا گیا۔ وہ سائیں جب کام سے واپس آیا۔ اور لڑکے کو تلاش کیا۔ تو وہ اسے نہ ملا۔ آخر وہ سمجھ گیا۔ کہ لڑکے کو حضرت خلیفہ اول رضؓ نے بھگایا ہے وہ سیدھا ان کے پاس پہنچا۔ اور کہا مولا ایہہ تہاڈیاں ای کاروائیاں معلوم ہوندیاں نے (یعنی جناب یہ کام آپ ہی کا معلوم ہوتا ہے) حضرت خلیفہ اول رضؓ نے فرمایا

کیا ہوا؟

وہ کہنے لگا ہوا کیا میرا چیلا آپ نے بھگا دیا ہے۔ پھر کہنے لگا اچھا اب تو آپ کامیاب ہو گئے ہیں آئندہ دیکھیں گے اس کے بعد وہ سائیں بھی چلا گیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد پھر آیا۔ اور ایک دوسرے لڑکے کو ساتھ لے آیا۔ اور حضرت خلیفہ اول رضؓ کے پاس جا کر کہنے لگا۔ اس لڑکے کو آپ کے پاس چھوڑ کر میں باہر چلا جاتا ہوں۔ اب اس کے متعلق

آپ زور لگالیں

اسکو کبھی نہ بھگا سکیں گے۔ یہ کہہ کر وہ کہیں باہر چلا گیا۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ فرماتے تھے۔ میں نے اس لڑکے کو سمجھانے کی بہتیری کوشش کی۔ ہر طریق سے اسکو سمجھایا مگر وہ نہ سمجھا۔ آخر اس سائیں سے پوچھا کہ تم نے اس لڑکے پر کیا جادو کر دیا ہے۔ وہ کہنے لگا اسکو میں نے نشہ کی عادت ڈال دی ہے۔ یہ کبھی نہیں بھاگ سکتا۔ کیونکہ اسکو میرے پاس سے نشہ مل جاتا ہے۔ لیکن اگر بھاگ گیا۔ تو نشہ کہاں سے ملے گا۔ یہی خیال اس کے بھاگنے میں مانع ہے۔ اب غور کرو۔

عقلمند لوگ

تو کبھی نہ کبھی سمجھانے سے سمجھ جاتے ہیں اور حقیقت کو پا لیتے ہیں۔ لیکن جس کی عقل ہی ماری جائے۔ وہ کہاں سمجھ سکتا ہے۔ یہی حال بعض قوموں کا ہوتا ہے۔ وہ بعض اوقات ایسی بگڑتی ہیں۔ کہ ہزار کوئی ان کو وعظ و نصیحت کرے۔ مگر وہ سمجھ نہیں سکتیں۔ اور خود اپنی ہی بے اعتدالیوں اور بد اعمالیوں کی وجہ سے اپنی عقلوں پر پردے ڈال لیتی ہیں اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں ایسے لوگوں کے متعلق فرماتا ہے۔ ان کے کان ہیں مگر وہ سنتے نہیں۔ ان کی آنکھیں ہیں مگر وہ دیکھتے نہیں۔ ان کے دل ہیں مگر ان میں احساس نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ اس قسم کے اخلاق کو اپنا لیتے ہیں

خالص جنون

کی سی کیفیت ان پر طاری ہو جاتی ہے۔ اور ان کی یہ حالت اس قسم کی ہوتی ہے کہ کوئی لاکھ ان کو سمجھائے وعظ اور نصیحت کرے۔ مگر وہ اپنی ہی دھن میں مست رہتے ہیں۔ اور کسی کی نصائح پر غور کرنا تو الگ رہا سننے تک نہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

علیٰ قلوبٍ اقفالہا

یعنی ان کے دلوں پر قفل لگ جاتے ہیں۔ اور وہ قفل کوئی نہیں لگاتا۔ بلکہ وہ لوگ خود اپنے تیار کئے ہوئے قفل اپنے ہاتھوں سے لگا لیتے ہیں اقفالہا کے معنے ہی یہ ہیں۔ کہ ان کے اپنے قفل۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کے لئے ایسی چیزیں بنا دی ہیں۔ کہ وہ آنکھوں سے دیکھ کر ان کی کنہ تک پہنچنے کی کوشش کرے۔ ایسے معارف عطا فرمائے ہیں کہ انسان دماغ اور عقل کے ذریعہ سے ان کے عمق تک پہنچ سکے لیکن اگر کوئی انسان اپنی بدبختی کی وجہ سے یہ کہے کہ میں نے دیکھنا ہی نہیں۔ اور سمجھنا ہی نہیں۔ تو اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔ اس کا نتیجہ تو یہی ہوگا کہ اللہ تعالےٰ

اس انسان کے دل پر

اسی کا بنایا ہوا قفل لگا دیگا۔ پس انسان خود ہی ایسے حالات پیدا کر لیتا ہے۔ اور ایسے اعمال اپناتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ بعض اوقات لوگ مجھ سے کئی قسم کے سوالات کرتے ہیں۔ اور ان کا کافی اور شافی جواب پا کر کہتے ہیں۔ آپ یہ باتیں لوگوں کو بتاتے کیوں نہیں۔ میں ان سے کہا کرتا ہوں۔ میں تو بتاتا ہوں۔ لیکن لوگ ہی ایسے ہیں کہ میری باتوں پر غور کرنے اور ان پر عمل کرنے کو تیار ہی نہیں ہوتے۔ ایک دفعہ

ایک نواب صاحب

میرے چھوٹے بھائی میاں شریف احمد صاحب سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے متعلق کافی دیر تک باتیں کرتے رہے۔ لیکن آخر میں کہہ دیا اگر خدا بھی آسمان سے اتر کر کہہ دے کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں تو میں کبھی نہ مانوں گا۔ اب بھلا اس قسم کے آدمیوں کو کون سمجھائے۔ جو خدا کے کہے پر عمل کرنے کو بھی تیار نہ ہوں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس

میں کوئی یہودی آیا۔ اور آپ کی باتیں سنتا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپؐ نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور آپؐ نے الٓمّٓ ذالک الکتاب لاریب فیہ سے قرأت شروع فرمائی۔ وہ یہودی نزدیک بیٹھا سنتا رہا۔ اور کچھ دیر کے بعد واپس چلا گیا۔ رستے میں اسے اسکا بھائی ملا۔ اس نے بھائی کو بتایا کہ آج محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے قرآن کے یہ الفاظ پڑھے ہیں الٓمّٓ ذالک الکتاب اس کا بھائی کہنے لگا

الٓمّٓ

کے تو کوئی معنے ہی نہیں بنتے۔ ہو نہ ہو یہ تو کسی امر کیطرف اشارہ ہے۔ اس نے کہا چلو پھر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے اسکے معنے پوچھیں وہ دونوں آپ کے پاس پہنچے۔ اور اس یہودی کا بھائی کہنے لگا میرے بھائی نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے آج قرآن میں سے یہ پڑھا ہے الٓمّٓ آپ نے فرمایا ہاں پڑھا ہے۔ یہودی کہنے لگا۔ یہ تو عمر کے عدد کیطرف اشارہ ہے۔ یعنی الف کا ایک لام کے تیس اور میم کے چالیس ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے مذہب کی عمر اکہتر سال ہوگی۔ اسلئے آپ کو مان کر کیا کرنا ہے آپ نے فرمایا مجھ پر جو وحی ہوئی ہے اس میں اور حروف بھی ہیں مثلاً الٓمّٓر اس نے کہا یہ اس سے مشکل ہے یہ دوسو اکتیس ہوئے پھر آپ نے فرمایا میری وحی میں الٓمّٓص بھی ہے اس نے کہا یہ اور بھی مشکل ہوئی۔ یہ دوسو اکہتر ہوئے۔ اس کے بھائی نے کہا شاید سب حروف کا مجموعہ آپ کی امت کی عمر ہو۔ پھر وہ یہ کہکر کہ اب تو

بات مشتبہ ہوگئی

وقف جائداد و آمد کے وعدوں کی میعاد ۳۰ جون تک بڑھا دی گئی ہے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حفاظت مرکز کے چندوں (وقف جائداد وقف آمد) کے وعدے کرنے اور فہرستیں ارسال کرنے کی میعاد ۳۰ جون ۱۹۴۷ء تک بڑھا دی ہے۔ جن جماعتوں نے ابھی تک مکمل فہرستیں نہیں بھیجیں۔ وہ فوری طور پر اس طرف توجہ کریں۔ اور جلد سے جلد فہرستیں ارسال کرنے کی کوشش کریں ؛

اٹھ کر چلے گئے۔ راستے میں ایک بھائی نے دوسرے بھائی سے پوچھا۔ بتاؤ کیا خیال ہے۔ وہ کہنے لگا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی باتیں تو سچی ہیں مگر جب تک

دم میں دم

ہے۔ میں تو نہیں مانوں گا۔ اب غور کرو وہ شخص اپنے دل میں یہ اچھی طرح جانتا تھا۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سچے ہیں۔ مگر وہ اپنی ضد پر قائم تھا۔ اور کہتا تھا چاہے محمد رسول اللہ سچے ہوں مگر میں نہیں مانوں گا۔ یہی حال آجکل ان لوگوں کا ہے۔ جو جگہ جگہ فسادات برپا کر رہے ہیں۔ میں نے لفظ

سیاسیات حاضرہ

پر غور کیا ہے۔ اور میں حقیقۃً اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ موجودہ فسادات اور اختلافات کا حل بالکل سیدھا سادہ ہے ہندوستان کی دونوں بڑی قومیں آپس میں رواداری سے پیش آئیں۔ تو یہ جھگڑے مٹ سکتے ہیں۔ لیکن ہوتا اس کے برعکس ہے۔ جھگڑے مٹیں تو کیسے؟ ہمارا ملک غیر ممالک کے لوگوں کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہو رہا ہے۔ لیکن لوگوں کو اس طرف ذرا بھی خیال نہیں اس رویا میں بھی ایک فقرہ سے اسی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ ہندو کا سوال نہیں مسلمان کا سوال نہیں۔

انسانیت کا سوال

ہے۔ مطلب یہ کہ جب لوگ انسانیت کی حدود کو پار کر گئے۔ تو ملک کے لئے ننگ اور عار ہو گئے۔ جس ملک میں وہ پیدا ہوئے تھے۔ جس ملک میں وہ پلے تھے۔ جس ملک میں وہ بڑے ہوئے تھے۔ جس ملک میں ان کے بال سفید ہوئے۔ جس ملک میں انہوں نے کمایا۔ جس ملک میں انہوں نے کھایا اور جس ملک میں انہوں نے آرام سے اپنی زندگیاں بسر کیں۔ اس ملک کی اتنی بھی عزت نہیں کرتے۔ جتنی کہ ایک رہ گذر اس درخت کی کرتا ہے۔ جس کے سایہ کے نیچے وہ دھوپ کے چند ثانیے گزارتا ہے۔

لوگوں کے موجودہ افعال

اس قسم کے ہیں کہ وہ دیانت اور امانت سے کوسوں دور جا پڑے ہیں۔ انسانیت کا کرتہ انہوں نے اتار پھینکا ہے۔ اور درندگی اور وحشت کی خوفناک کھالیں پہن لی ہیں۔ اور وہ انسان نما درندے بن چکے ہیں۔ اور باوجودیکہ معاملہ چھوٹا سا ہے۔ لوگ خود اسکو نپٹانا نہیں چاہتے اگر وہ اس الجھن کو سلجھانے کی ذرا سی بھی کوشش کریں۔ تو بڑی آسانی سے اس مخمصہ کو دور کیا جا سکتا ہے۔

آج میں ایک مسئلہ پر غور کر رہا تھا۔ کہ مجھے سکھوں کے نعرہ کا خیال آیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت جنگ میں جاتے ہوئے

بعض صحابہ رضؓ

اشعار پڑھا کرتے تھے۔ جن کا حدیثوں میں بھی ذکر آتا ہے۔ ایک مومن جب جنگ کے لئے جاتا ہے۔ تو چونکہ اس نے جنگ میں ابتدا نہیں کی ہوتی۔ اس لئے وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں تو اپنی جان خدا تعالےٰ کی راہ میں حاضر کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔ میں آج کل کے عام مسلمانوں کا ذکر نہیں کر رہا۔ بلکہ یہ ذکر صرف صحابہ رضؓ کے زمانہ سے مختص ہے۔ اور میں بعد کے بھی ان مسلمانوں کا ذکر کر رہا ہوں۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم پر پوری طرح عمل کرنے والے تھے یا ہیں۔ کیونکہ مسلمان کی شان سے بالکل بعید ہے۔ کہ وہ حملہ کی ابتدا کرے۔ وہ بے شک دشمن سے نبرد آزما ہوگا۔ لیکن اس وقت جب دشمن اسکو میدانِ جنگ میں آنے کے لئے مجبور کر دیگا تب وہ صرف

دفاعی جنگ

لڑیگا نہ کہ جارحانہ۔ اور مومن کی جان چونکہ قیمتی ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے وقت میں اس کے لئے سوائے دفاعی جنگ کے اور کوئی چارہ نہیں رہ جاتا۔ غرض صحابہ رضؓ جب جنگ کے لئے نکلتے تھے۔ تو نہایت سریلی آوازوں سے بعض اشعار پڑھا کرتے تھے۔ جن میں اس قسم کے الفاظ ہوتے تھے کہ خدا کے رسول محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہمارے اندر آئے ہیں۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی ایک بڑی بھاری نعمت اور احسان ہے۔ وہ چونکہ جانتے تھے۔ کہ ہم جس جنگ میں لڑنے کے لئے جا رہے ہیں۔ اگر ہم مارے گئے تو ہم خدا تعالےٰ کے حضور پہنچکر

انعامات کے مستحق

ہوں گے۔ وہ چلتے چلتے اس قسم کے اشعار پڑھتے تھے۔ اور ان کی سریلی آوازوں سے یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ براتی ہیں۔ اور کسی خوشی کے موقعہ پر جا رہے ہیں۔ اور اس میں شک بھی کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ان کا دفاعی جنگوں میں شریک ہونا ہر لحاظ سے خوشی کا موجب تھا۔ اگر وہ فتح پاتے تو بھی خوشی اور اگر وہ اپنی جانیں دے دیتے۔ تو بھی اس میں ان کو ایک لذت محسوس ہوتی تھی۔ وہ تو اس قسم کے اشعار پڑھتے تھے۔ جیسے ڈولی کے ساتھ جا رہے ہیں۔ اور آجکل کے لوگ اس قسم کے نعرے لگاتے ہیں کہ

مخالف پر خوف اور رعب

طاری ہو جائے۔ ایک انسان جو اپنے دل میں یہ سمجھتا ہو۔ کہ میں جو کام کرنے والا ہوں وہ صرف اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے ہے۔ تو وہ کبھی اوَ۔ اوَ یا اس قسم کے نعرے نہیں لگائیگا۔ بلکہ وہ اللہ تعالےٰ کی حمد کرتا ہوا جائیگا۔ اور اس سے دعائیں مانگتا ہوا مسرت اور انبساط کے ساتھ میدان جنگ کی طرف بڑھے گا۔

اس کا مطمح نظر

صرف یہی ہوگا کہ میں نے خدا کی راہ میں اپنی جان کو قربان کر دینا ہے۔ اس کے مقابلہ میں دوسرا شخص جو گھر سے نکلا ہی اس ارادہ سے ہو۔ کہ وہ اپنے مخالف کو جب تک ملیامیٹ نہ کر دیگا واپس نہ آئیگا۔ تو وہ اس قسم کے نعرے بھی لگائیگا۔ جو مخالف پر خوف اور ہیبت طاری کرنے والے ہوں۔ وہ

اوَ۔ اوَ

بلند آواز سے کرتا ہی اسی لئے ہے۔ کہ وہ مدمقابل کو ڈرانے کے لئے جاتا ہے۔ لیکن جو خدا کے پاس جانا چاہتا ہے۔ وہ کبھی اس قسم کے نعرے نہیں لگاتا۔ بلکہ وہ سریلی آواز میں گاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی حمد کرتا ہوا آگے بڑھتا ہے۔ وہ دشمن کو مارنے یا ڈرانے کے لئے نہیں جاتا۔ بلکہ وہ اپنی جان پیش کرنے کے لئے جا رہا ہوتا ہے۔ مومن کے نعروں سے ہی اس کے دل کا پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی جان کا ہدیہ ناچیز خدا کے حضور پیش کرنے جا رہا ہے۔ صحابہ رضؓ ایسی سریلی آوازوں میں گاتے تھے۔ کہ ایک دفعہ

ایک صحابی رضؓ

نے جب کچھ اشعار پڑھے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ خدا تعالےٰ تمہیں جنت تک پہنچائے۔ کہتے ہیں وہ صحابی رضؓ اسی جنگ میں شہید ہو گئے۔ صحابہ رضؓ کہتے ہیں جب کسی شخص کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے الفاظ فرماتے تھے۔ ہمیں اس کے متعلق یقین ہو جاتا تھا۔ کہ یہ ضرور شہید ہو جائیگا۔

(اذان کے بعد ایک دوست نے عرض کیا کہ خواب میں اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ القاء کیا ہے۔ "فتح محمد"۔ محمود۔ اور پھر یہ دعا میری زبان پر جاری ہوئی۔ ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما)

حضور نے فرمایا

آپ کا یہ خواب نہایت مبشر ہے۔ اور یہ اس طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ لیکن

خدا کی جماعت

نہیں مٹ سکتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب احد کی جنگ پر تشریف لے گئے۔ تو میدانِ جنگ میں آپ نے ایک درہ کی حفاظت کے لئے حضرت عبد اللہ بن جبیر کی سرداری میں پچاس کے قریب جنگ آزمودہ اور تیر انداز صحابی مقرر فرمائے۔ اور ان کو بار بار یہ تاکید فرمائی۔ کہ کچھ بھی ہو جائے۔ چاہے ہم جیت جائیں یا مارے جائیں۔ تم اس درہ سے نہ ہٹنا پھر فرمایا۔ چاہے تم دیکھ بھی لو۔ کہ دشمن شکست کھا کر بھاگ رہا ہے۔ اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہو گئی ہے۔ پھر بھی اس جگہ سے نہ ہٹنا۔ جب تک کہ تم کو یہاں سے ہٹنے کی ہدایت نہ مل جائے۔ اس جنگ میں

دشمن کی تعداد

تین ہزار کے قریب تھی۔ اور سامانِ جنگ بھی کافی تھا۔ ادھر مسلمانوں کی تعداد ایکہزار کے لگ بھگ تھی۔ اور سامانِ جنگ بھی نہایت قلیل تھا۔ اور ظاہری اسباب کے لحاظ سے مسلمانوں کا اس جنگ میں فتح پا جانا ایک ناممکن سی بات تھی۔ لیکن لڑائی شروع ہوئی اور کوئی آدھ گھنٹہ کے بعد قریش مکہ کے پاؤں اکھڑ گئے اور ان کے لشکر میں ابتری پھیل گئی۔ اور ان کے اندر ایسی بدنظمی پیدا ہوئی۔ کہ ان کا لشکر سنبھل نہ سکا۔ اور بھاگ کھڑا ہوا۔ اور تھوڑی ہی دیر میں میدان دشمن سے پاک ہو گیا۔ اور ادھر جب درے کے محافظوں نے دیکھا کہ

اب تو فتح ہو چکی ہے

اور دشمن سامنے بھاگتا ہوا نظر آ رہا ہے۔

تو انہوں نے اپنے سردار سے کہا۔ کہ اب تو فتح ہو چکی ہے اور دشمن میدان جنگ سے بھاگ گیا ہے۔ اس لئے ہمیں یہاں سے چلنا چاہیے۔ سردار نے ان سے کہا رسول کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) کی ہدایت کے پیش نظر ہمارا یہاں سے ہٹنا ٹھیک نہیں ہے۔ خواہ کچھ بھی ہو جائے اور جب تک آپؐ کا فرمان نہ پہنچ لے میں تمہیں یہاں سے ہٹنے کی اجازت نہیں دونگا۔ انہوں نے چونکہ یہ سمجھا تھا کہ شاید لڑائی کرنے میں ہی ثواب ہوتا ہے اور یہ خیال کرکے کہ ہم پیچھے رہ کر اس

ثواب سے محروم

رہے جاتے ہیں۔ اپنے امیر سے کہا اب تو دشمن شکست کھا چکا ہے ہمیں کم از کم اس کا تعاقب تو کرنے دو۔ لیکن افسر نے پھر یہی جواب دیا کہ میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ آخر سردار گروہ اور اس کے تین چار ساتھی درے کی حفاظت پر رہ گئے۔ اور دوسرے تمام وہاں سے ہٹ گئے ادھر قریش مکہ میں سے جب خالد بن ولید عکرمہ بن ابی جہل اور عمرو ابن العاص نے یہ دیکھا کہ درہ خالی پڑا ہے۔ تو اس موقعہ کو غنیمت جان کر انہوں نے اپنے منتشر لشکر کو اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ اور ذرا سی دیر میں سواروں کے دستہ کو لے کر

درہ پر حملہ

کر دیا۔ ادھر مسلمانوں کا یہ حال تھا۔ کہ کچھ تو بھاگتے ہوئے دشمن کا تعاقب کر رہے تھے اور کچھ لڑائی سے فارغ ہو کر ہتھیار وغیرہ اتار کر آرام کر رہے تھے۔ لیکن جب خالد بن ولید اور اس کے ساتھیوں نے درہ کی طرف سے حملہ کر دیا۔ تو اسلامی فوج میں کھلبلی سی مچ گئی اور کفار کی بھاگتی ہوئی فوج پھر لوٹ کر میدان جنگ میں اکٹھی ہو گئی۔ آخر لڑتے لڑتے ایک ایسا وقت آیا۔ کہ آپ کے ساتھ

صرف بارہ صحابہؓ

رہ گئے جو پروانوں کی طرح آپؐ کے گرد گرد لڑ رہے تھے۔ لیکن کفار کا لشکر بہت بڑی تعداد میں تھا اور بارہ تیرہ آدمیوں کی اس لشکر کے مقابلہ میں کچھ نسبت ہی نہ تھی اس وقت کفار نے چاہا کہ ہم محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مار دیں۔ تو فیصلہ ہی ہو جائیگا۔ یہ سوچ کر انہوں نے سخت حملہ کیا۔ اس وقت ایک صحابی حضرت طلحہؓ آپؐ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اور دشمن کا جو تیر آتا تھا۔ وہ اپنے اوپر لیتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کا ہاتھ تیروں کے زخموں سے چھلنی ہو کر مفلوج ہو گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کے عہد خلافت میں جب حضرت طلحہؓ ایک جنگ میں شہید ہو گئے تو کسی منافق نے آکر حضرت علیؓ کو یہ خبر دی کہ ٹنڈا مارا گیا ہے حضرت علیؓ اس پر سخت ناراض ہوئے اور کہا تمہیں پتہ بھی ہے وہ ٹنڈا کون تھا اور کس طرح اس نے اپنے ہاتھ کو ضائع کیا۔ پھر کہا یہ وہ شخص تھا جس کی جان نثاری پر

ایک دنیا فخر کرے گی

ایک دفعہ حضرت طلحہؓ سے ہی کسی نے پوچھا کہ جب تمہارے ہاتھ پر تیر پڑتا تھا تو تمہارے منہ سے "سی" نکلتی تھی یا نہیں وہ کہنے لگے نکلنا تو چاہتی تھی مگر میں اس خوف سے نہ نکلنے دیتا تھا کہ اگر میرا ہاتھ ذرا بھی ہل گیا تو تیر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو لگے گا۔ غرض احد کے میدان میں گھمسان کا رن پڑا اور آخر خدا تعالےٰ کے فضل سے

مسلمانوں کو فتح

نصیب ہوئی اور باوجود اس کے کہ مسلمان بالکل بے سروسامان تھے۔ باوجود اس کے کہ مسلمانوں کا لشکر دشمن کے لشکر سے بہت کم تھا۔ باوجود اس کے کہ درہ چھوڑنے کے بعد دشمن کے حملہ سے اسلامی لشکر میں سراسیمگی پھیل گئی تھی باوجود اس کے کہ مسلمانوں کے لشکر کے سردار (محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) ایک دفعہ بیہوش بھی ہو گئے تھے ان سب باتوں کے باوجود مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی یعنی دشمن

بے نیل مرام

واپس ہو گیا۔ پس اللہ تعالےٰ کی جماعتیں مٹ نہیں سکتیں۔ ہاں بعض دفعہ غم پہنچ جایا کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی اور کیا دلیل ہو گی۔ کہ آپؐ کے ساتھ صرف چند گنتی کے آدمی رہ گئے اور آپؐ بیہوش ہو کر گر گئے مگر دشمن پھر بھی آپ کو نہ مار سکا۔ حالانکہ دشمن اس وقت تین ہزار کی تعداد میں تھا اور آپ کے ساتھ صرف بارہ آدمی تھے۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ آپ کے شامل حال خدا تعالےٰ کی نصرت اور تائید تھی بعض دفعہ لوگ کئی

سورماؤں اور بہادروں کی مثالیں

بیان کرتے ہیں۔ کہ فلاں نے اس طرح بہادری کے جوہر دکھائے اور فلاں نے یوں جوانمردی دکھائی لیکن اللہ تعالےٰ نے جنگِ احد میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بے ہوش کرکے دکھا دیا کہ دیکھ لو اے کفار اب ان میں وہ محمد نہیں جس کے متعلق تم کہتے تھے کہ بڑا مدبر ہے اب ان میں وہ محمد نہیں جس کو تم اعلےٰ پایہ کا جرنیل سمجھتے تھے۔ اور اب ان میں وہ محمد نہیں جسے تم بڑا ماہر اور جنگجو خیال کرتے تھے بے شک اس کے اندر یہ صفات موجود ہیں مگر اس وقت وہ بیہوش پڑا ہے۔ اور اب تم حملہ کرکے

آزما لو

اب میں اس کی حفاظت کرونگا اب اس کا تدبر کام نہیں کر رہا بلکہ میری نصرت اس کے شامل حال ہے اب اس کی جرنیلی کام نہیں کر رہی اب میری تائید اس کے ساتھ ہے اور اب اس کی جنگجویانہ طاقتیں کام نہیں کر رہیں بلکہ

اس کی پشت پناہ میں ہوں

آؤ اور اس پر حملہ کرکے دیکھو۔ پس اللہ تعالےٰ کی قائم کردہ جماعتوں کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ ہم اگر جماعت کو بیدار کرتے ہیں۔ تو افراد کے لحاظ سے ہم کہتے ہیں۔ جماعت کو تو بہر حال اللہ تعالےٰ بچائے گا۔ ڈر ہے تو یہ کہ تم انفرادی طور پر کہیں قید نہ ہو جاؤ اور تم میں سے کوئی کمزوری نہ دکھا جائے ہم بحیثیت جماعت کسی کے مٹانے سے مٹ نہیں سکتے چاہے ہمیں مٹانے کے لئے بادشاہ آجائیں حکومتیں آجائیں یا ساری دنیا ہمارے مٹانے کے لئے آمادہ ہو جائے۔ خدا تعالےٰ پیشتر اس کے کہ وہ اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہوں۔ ان کی قوتیں سلب کرے گا۔ ان کے بازو جو ہم پر اٹھینگے مفلوج ہو جائیں گے ان کے تیر اور توپیں خود اپنی فوج پر پڑیں گے۔ گورنمنٹ جب

ہماری جماعت کی مخالفت کرتی تھی

تو میں نے گورنمنٹ سے اس وقت بھی یہی کہا تھا کہ میرے پاس بے شک توپیں نہیں ہیں لیکن میرے قادر خدا کے پاس توپیں ہیں اور وہ ایسے اسباب پیدا کر دے گا کہ دنیا میں ہی تمہارے دشمن پیدا ہو جائیں گے اور تمہاری توپوں کا مقابلہ توپوں ہی سے کریں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ انگریز جو کسی دوسری حکومت کو پرپشہ سے بھی زیادہ نہ سمجھتا تھا کئی مورچوں پر

سخت ہزیمت

اٹھا کر بھاگا۔ پس ہماری سپر ہمارا خدا ہے۔ ہماری پشت پناہ ہمارا خدا ہے

ہماری ناؤ کا ناخدا خدا ہے

ہم طوفانوں کی موجوں سے کیوں ڈریں گے۔ وہ خدا جس نے احد کی جنگ میں جب کہ بظاہر مسلمانوں کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔ مسلمانوں کی نصرت فرمائی۔ وہ خدا جس نے کشتیٔ اسلام کو آج تک ہر خوفناک بھنور سے بچائے رکھا وہ اب بھی زندہ خدا ہے۔ وہ خود ہماری حفاظت کریگا اور ہمیں مٹانے والے خود مٹ جائیں گے۔

یوم سیرۃ النبیؐ

یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ ۲۹ جون ۱۹۴۷ء مطابق ۱۳۲۶ ہش مقرر ہے

درخواست دعا

مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری مبلغ سلسلہ احمدیہ کا پہلے بھی کئی دفعہ الفضل میں اعلان ہو چکا ہے۔ ایک ہفتہ پہلے مولوی صاحب کا اپریشن ہوا تھا اب ڈاکٹروں کے مشورے سے پنسلین کے انجکشن کے ساتھ دوسرا اپریشن ہوا ہے۔ اور اب نسبتاً افاقہ ہے۔ جناب مولوی صاحب موصوف کا وجود مالابار کے لئے نہایت مفید اور ضروری ہے۔ احباب اُن کی صحت کے لئے دعا کریں:۔

میرا داماد ایم ابراہیم صاحب کولمبو کے ہاسپٹل میں نمونیا کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ قاضی محمد صدیق صاحب انصاری کاتب اخبار الفضل کی اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار رہیں۔ خواجہ محمود الحسن صاحب بنی اسرائیل میں تبلیغ کیلئے گئے تھے وہاں جا کر سخت بیمار ہو گئے ہیں۔ احباب کرام دعا فرماویں:۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

بارز وہیل آئرن = ۵۰۰ عدد

ٹنڈر نمبر 9/5/S-211 - کوڈ ورڈ - "CXHVE"

مندرجہ بالا کی خرید کے لئے صرف لفافوں میں (یعنی آنے پائی نہ ہوں گے) ٹنڈر مطلوب ہیں۔ جو کہ کنٹرولر آف سٹورز۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے ایمپریل روڈ لاہور کے دفتر میں مورخہ ۲ جولائی ۱۹۴۷ء بروز بدھ ۱۲ بجے دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل کام کرنے کے دنوں میں گیارہ بجے کھولے جائیں گے۔ اور منظوری کے لئے ۵ اگست ۱۹۴۷ء تک کھلے رہیں گے۔

ٹنڈر صرف مجوزہ فارموں پر جو کہ کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے کے دفتر سے (جہاں پر اس کے متعلق دیگر معلومات و کاغذات بھی دیکھے جا سکتے ہیں) ایک روپیہ دے کر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ منگوانے کی صورت میں ۸/ انجنیئرڈ رائنگ کے ایک ڈرائنگ کے ساتھ مقامی طور پر ۸/ ۱ روپیہ اور منگوانے کی صورت میں -/۱/۲ ۱۵ مئی ۱۹۴۷ء سے ۲ اور چار بجے کے درمیان صرف۔ ڈاکخانہ کے ٹکٹ ٹنڈر کی قیمت کے عوض قبول نہ کئے جائیں گے۔ کراچی ایریا کی فرمیں۔ ٹنڈر فارم ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے کراچی صدر کے دفتر سے نقد قیمت ادا کر کے حاصل کر سکتی ہیں۔ ٹنڈر اُن کی وصولی کی معین تاریخ کو نہیں بھیجے جائیں گے۔

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

دواخانہ نور الدینؓ کے متعلق بزرگان سلسلہ کی رائیں

مکرم حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب

سابق مبلغ امریکہ

فرماتے ہیں۔

حضرت استاذی المکرم مولوی حافظ حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ جیسے اعلےٰ پایہ کے طبیب تھے۔ اور جس قدر برکت شفا ان کے ہاتھوں میں تھی۔ اس سے دنیا آگاہ ہے۔ اگرچہ ان کے متعدد شاگرد ان کے تجارب سے علم حاصل کرکے پبلک کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ مگر میری ہمیشہ یہ دلی خواہش رہی کہ انکی اولاد میں سے کوئی صاحب اس فنِ طبابت میں اعلےٰ تعلیم حاصل کرکے اس امر میں بھی حضرت مرحوم کے حقیقی وارث بنیں خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ حضرت صاحبزادہ مولوی عبد الوہاب صاحب عمر سلمہ اللہ تعالیٰ نے میری اس خواہش کو پورا کیا۔ اور انگریزی کالج کی تعلیم کے بعد طبیہ کالج دہلی میں باقاعدہ کئی سال تک پریکٹس کے اعلیٰ امتحانات میں کامیابی حاصل کرکے اپنے والد بزرگوار کے تجربات کو نئی تحقیقات اور تجارب کی روشنی میں تیار کراکر قادیان میں ان مفید ادویہ و مرکبات کے بہم پہنچانے کا انتظام کردیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور ان کے کاروبار میں برکت نازل کرے۔ اور انکی تیار کردہ ادویہ کو استعمال کرنیوالوں کے واسطے موجب شفا کامل و صحت و قوت مستقلہ بنادے آمین محمد صادق

مکرم حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

تحریر فرماتے ہیں :-

میں نے دواخانہ نور الدینؓ کو ملاحظہ کرتے ہوئے کئی ادویہ تیار کردہ حضرت میاں عبد الوہاب صاحب حکیم کو بھی دیکھا مجھے اس سے حضرت سیدنا و مولانا خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے طب و حکمت کا منظر آنکھوں کے سامنے آگیا میرے دل میں حضور مقدس کے قائمقام کے متعلق دلی تمنا رہتی تھی۔ جو عزیزم حکیم مولوی عبد الوہاب صاحب کے مطب کے ملاحظہ سے بفضلہ تعالیٰ پوری ہوئی الحمد للہ

موجودہ زمانہ کے ہزارہا مطبوں سے میں سمجھتا ہوں اس دواخانہ نور الدینؓ کی شان ہر لحاظ سے بہت بڑھ کر معلوم ہوتی ہے۔ ہر دوا بہت بڑی احتیاط اور سلیقہ و اتقہ کے ساتھ تیار ہوتی ہے۔ مثلاً حضرت خلیفہ اول رضؓ کے مرکبات مرکب افسنتین۔ حب لین۔ سرمہ مبارک۔ اکسیر جگر۔ اکسیر معدہ اور تریاق اٹھرا نہائت احتیاط اور صحیح اجزا کے ساتھ تیار ہوتے ہیں اور خدا کے فضل سے دستِ شفا کا اثر نمایاں ہے اور کئی مایوس العلاج مریضوں کو اس مطب یعنی دواخانہ نور الدینؓ کی ادویہ اور معالجات سے شفا حاصل ہو رہی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک

والسلام۔ خاکسار غلام رسول راجیکی

جملہ طبی ضروریات کے لئے دواخانہ نور الدین قادیان کو لکھیں

ضروری خبریں

ماسٹر تارا سنگھ کا بیان

نئی دہلی ۱۹ جون سکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت برطانیہ کے ۳ جون کے اعلان سے سکھوں کے مکمل خاتمہ کا زبردست خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ اس اعلان کے مطابق مسلمانوں کو ان کے حصہ سے زیادہ پاکستان مل گیا ہے۔ باقی ہندوستان پر ہندوؤں کا قبضہ ہوگیا ہے لیکن سکھ دو حصوں میں تقسیم ہو کر رہ گئے ہیں انہیں دونوں دستور ساز اسمبلیوں میں سے کسی میں بھی اہم فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق کوئی اختیار نہیں دیا گیا بلکہ بے دست و پا کرکے دوسروں کے رحم پر چھوڑ دیا گیا ہے سکھوں کو چاہئیے کہ وہ رائے عامہ کو منظم کرکے اپنی آئندہ پالیسی کے متعلق جلد کوئی فیصلہ کریں۔ آپ نے کہا ننکانہ صاحب کو پاکستان میں شامل کرنے کی تجویز شر انگیز ہے۔ ہم اس کی پوری مخالفت کریں گے حکومت کو پبلک اجتماعوں سے پابندی اٹھالینی چاہئیے۔ تاکہ اس قسم کی تجاویز کے خلاف دیہات میں احتجاج کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ سکھوں کی یک جہتی کے لئے ضروری ہے۔ کہ مغربی پنجاب سے سکھوں کی آبادی کو مشرقی پنجاب میں منتقل کر دیا جائے آپ نے امید ظاہر کی ہے کہ سرحدی کمشن سکھوں کے ساتھ انصاف کرے گا۔ اور ان کی یک جہتی کو قائم رکھے گا۔

تقسیم بنگال کے سلسلے میں سرگرمیاں

کلکتہ ۱۹ جون۔ کل بنگال کی سیاسیات میں یہ اہم ترین فیصلہ کیا جائے گا کہ بنگال متحد رہے یا اسے تقسیم کیا جائے پروگرام کے مطابق مسلم و غیر مسلم اکثریت کے اضلاع کی نمائندگی میں جزوی اسمبلیوں کے اجلاس اس سلسلے میں کل اپنے رائے دے دیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس پارٹی کی طرف سے اسمبلی کا مشترکہ اجلاس منعقد کرنے کی تجویز پیش کی جائے گی۔ جس میں وہ یہ قرارداد پیش کرے گی کہ بنگال متحدہ طور پر ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی میں شامل ہو جائے۔

آج بنگال کے وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی۔ اسمبلی کے سپیکر مسٹر نورالدین۔ اور وزیر مالیہ مسٹر فضل الرحمٰن صاحب دہلی میں لیگ ہائی کمان سے ضروری مشورہ حاصل کرنے کے بعد واپس کلکتہ پہنچ گئے۔ وہ بنگال اسمبلی کے اجلاس میں لیگ ہائی کمان کی ہدایات پر عمل کریں گے

استصواب رائے عامہ کے سلسلہ میں تیاری

پشاور ۱۹ جون مسلم لیگ کے لیڈروں نے استصواب رائے کے سلسلے میں صوبہ میں اپنی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں مقامی زعماء دیہات کے اندر باقاعدہ جلسے منعقد کرکے عوام کو مخاطب کر رہے ہیں۔ پیر صاحب مانکی شریف متعدد مقامات کا دورہ کر چکے ہیں۔ امید ہے کہ عبوری حکومت کے رکن صحت مسٹر غضنفر علی خاں ایک دو دنوں تک پشاور پہنچ جائیں گے مسٹر جناح نے اس سلسلے میں جو نگران کمیٹی قائم کی ہے آج اس کا دہلی میں اجلاس ہوا ہے معلوم ہوا ہے کہ عبدالغفار خاں کیمپا ...

پاکستان گورنمنٹ کی ہیئت ترکیبی

نئی دہلی ۱۹ جون معلوم ہوا ہے کہ موجودہ عبوری حکومت زیادہ سے زیادہ ۱۵ اگست تک قائم رہے گی۔ اس کے بعد ہندوستان اور پاکستان کی دو حکومتیں قائم ہو جائیں گی۔ ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کی وزارت عظمےٰ کے لئے بالترتیب پنڈت نہرو اور مسٹر لیاقت علی خاں کا نام لیا جا رہا ہے۔ اور سردار عبدالرب نشتر اور مسٹر غضنفر علی خاں کو بھی پاکستان میں اہم عہدے ملنے کی امید ہے۔ مرکزی پاکستان حکومت میں خواجہ ناظم الدین۔ اور مسٹر کھوڑو بھی شامل کئے جائیں گے۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی کا اجلاس یکم اگست کو شروع ہو جائیگا۔ غالباً اقلیتوں کے اندیشوں کو دور کرنے کے لئے انہیں نظام حکومت میں کافی حصہ دیا جائے گا۔ پاکستان حکومت میں ملازمت کی شرائط اور سہولتیں قریباً وہی ہونگی جو اس وقت آئی سی۔ ایس اور صوبائی سروسز کو حاصل ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اگر موجودہ عبوری حکومت کا تمام مسلمان عملہ پاکستان میں آجائے۔ پھر بھی سفارتی اور تجارتی اسٹاف کی مجوزہ تعداد کا نصف بھی نہیں ہوگا۔ دہلی میں ۴۰۰ متعینہ افسروں میں سے مسلم افسران کی تعداد صرف ۸۰ ہے

فرقہ وارانہ فسادات

لاہور ۱۹ جون آج رات کے ۱ بجے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بتایا۔ کہ آج شہر میں اور اس کے مضافات میں ۲۰ مقامات پر آگ لگائی گئی۔ آتشزدگی سے کوچہ پوربیاں پیانڈ رتھ روڈ۔ اچھرہ۔ موتی بازار۔ اکبری منڈی بھاٹی گیٹ۔ شیرانوالہ گیٹ۔ لوہاری گیٹ اور بیرون موچی گیٹ کے علاقے متاثر ہوئے سب سے خوفناک آگ بانڈرتھ روڈ پر لگائی گئی۔ کئی اشخاص کو چھرا گھونپ کر ہلاک کر دیا گیا۔ فساد زدہ علاقوں میں ۲۴ گھنٹوں کا کرفیو لگا دیا گیا ہے۔

امرتسر ۱۹ جون گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں شہر میں کوئی واردات نہیں ہوئی۔ آج کپڑے کی منڈی میں کافی چہل پہل تھی تقریباً ایک سو دنوں کی شدید بد امنی کے بعد حالت روبہ اصلاح ہوئی ہے۔ امرتسر کا شہر اس وقت تباہی و بربادی کا خوفناک منظر پیش کر رہا ہے۔

ریاست حیدر آباد کے اعلان آزادی کا خیر مقدم

حیدر آباد ۱۹ جون۔ حضور نظام نے حال ہی میں ریاستوں میں برطانیہ کی سرداری ختم ہونے کی صورت میں ریاست کی آزادی کا جو اعلان کیا ہے اسے مسلمان حلقوں میں بہت سراہا جا رہا ہے۔ ریاستی مسلمانوں کی انجمن مجلس اتحاد المسلمین نے ۲۳ جون کو یوم آزادی منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور ہندوستان بھر کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بھی یوم آزادی منائیں۔

جالندھر اور نکودر کی تحصیلیں پاکستان میں شامل کی جائیں

جالندھر ۱۹ جون۔ جالندھر اور نکودر کے مسلمانوں نے ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ جالندھر اور نکودر کی تحصیلوں میں مسلمانوں کی نمایاں اکثریت ہے۔ اس لئے ان دونوں تحصیلوں کو مغربی پاکستان میں شامل کر لیا جائے۔

لاہور ۱۹ جون۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے لاہور کے چار سو ٹیلیفون کنکشن منقطع کر دیے ہیں۔

لاہور ۱۹ جون۔ آج پنجاب اسمبلی کے پارٹی لیڈر خان آف ممدوٹ لالہ بھیم سین سچر۔ اور سردار سورن سنگھ نے دوبارہ گورنر پنجاب سے تقسیم پنجاب کے سلسلے میں بات چیت کی۔ بعد ازاں تینوں پارٹی لیڈروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ پنجاب اسمبلی کا اجلاس ۲۳ جون کو منعقد ہو رہا ہے۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی شدید علالت

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ نہایت نحیف اور کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب کرام درد دل سے صحت کیلئے دعا فرمائیں!

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی علالت

قریباً چار سال کا عرصہ ہوا کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ضربت الشمس کا حملہ ہوا تھا۔ ان دنوں دینی امور کے انہماک کی وجہ سے آپ کو آرام کا بہت کم موقعہ ملا۔ جس سے بیماری کلیتہً رفع نہ ہوئی۔ اور مسلسل نقاہت ہوتی چلی گئی اب بھی کبھی کبھی بیماری کا حملہ ہو جاتا ہے۔ خصوصاً گرمیوں میں تو شدت اختیار کر جاتی ہے۔ چنانچہ آجکل بھی کثرت کار اور گرمی کی شدت کی وجہ سے تکلیف بڑھ گئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ حضرت ممدوح کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں؛